ان کے مقابلے کے لیے دجال خروج کرے گا اور دنیا اس کے ساتھ ہو گی پھر امام اسے قتل کریں گے، اس زمانے میں حضرت امام نماز جماعت پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(۲) امام مہدی آخرالزماں عجل اللہ فرجہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں سے انتقام لیں گے۔

(۳) قیامت کبریٰ آئے گی اسرافیل باری باری تین صور پھونکیں گے، میدان حشر گرم ہو گا، اس وقت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بارگاہ عدل میں حاضر ہو کر اپنے اوپر ظلم کی فریاد کریں گی۔ امام حسین علیہ السلام حاضر ہوں گے، ان کے پاس سامان شفاعت ہو گا وہ اپنی شہادت اور اپنے ساتھیوں کی شہادت کے دلائل لائیں گے۔ خداوند عالم حکم دے گا ——

"دے دو کلید دوزخ و جنت حسینؑ کو"

حضرت شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام معاملات کے نگران ہوں گے۔

مرثیہ کا مُبکی اور گریہ خیز حصہ وہ ہے جس میں حضرت فاطمہؑ کی میدان حشر میں آمد اور ان کے ساتھ کچھ سامان فریاد کا تذکرہ کیا ہے۔

(۲)

ہم نے اس متن کی ترتیب و تصحیح میں دو نسخے استعمال کیے ہیں (۱) ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء کا قلمی مرثیہ اور (۲) دفتر ماتم کی چودھویں جلد (۱۹۷۰ء لکھنؤ) میں شائع شدہ مرثیہ، ہمارے مخطوطے کا مطلع اول ہے:

"جب قرب ہو گا آمدِ روز نشُور کا"

دفتر ماتم میں یہ بند موجود نہیں ہے، ہاں اس کے بعد والا بند ہے اور وہی دفتر ماتم کے مرثیے کا مطلع ہے:

"جب قبلِ حشر ہو گا ظہورِ امامِ عصرؑ"

ایک بند کی وجہ سے ہمارے مخطوطے کے بند ایک سو دس اور دفتر ماتم کے ایک سو نو ہیں۔ دونوں نسخوں میں بڑی حد تک مطابقت ہے۔ تقریباً چھتیس بند ایسے ہیں جن کے مصرعوں میں کچھ اختلاف ہیں۔ ان اختلافات کو ہم نے پہلے ضمیمے میں بیان کر دیا ہے۔

ہم اس مرثیے کے ذریعے ادب و تاریخ مرثیہ میں دو اہم انکشافات کر رہے ہیں۔

۱۔ مرزا دبیر کی جوانی کا کلام

۲۔ مرثیے میں سراپا کی قدیم ترین روایت اور اس میں مرزا دبیر کی اولیت۔

مرثیہ:

مطلع نمبر: ۱ جب قُرب ہو گا آمدِ روزِ نشور کا

مطلع نمبر: ۲ جب قبلِ حشر ہو گا ظہورِ امامِ عصر

مطلع نمبر: ۳ صبحِ ظہورِ مہدی ہادی پہ ہم نثار

۱۱۰ بند

در حال قیامت و مصائب حضرت فاطمہ زہراؑ

۱ جب قُرب ہو گا آمدِ روزِ نشورؑ کا مطلع پہلے ظہور ہو گا اِمامِ غیُور کا
پر تَو فگن چراغ جو ہو گا ظہور کا ہو گی زمین نور کی اور چرخ نور کا
غل ہو گا یہ گہرُ ہے رسالت کے دُرج کا
خورشید بارہواں ہے امامت کے بُرج کا

۲ جب قبلِ حشر ہو گا ظہورِ امامِ عصر مطلع روشن کرے گا دین کو نورِ امامِ عصر
جن و مَلک مطیعِ امورِ امامِ عصر سب دست بستہ ہوں گے مطیعِ امامِ عصر
باہم ندا یہ ہو گی فلک اور زمین کی
اب ہے شکست کفر کی اور فتح دین کی

۳ مرقومؐ ہیں ظہورِ شہِ دین کے نشاں شہرین میں ہو گا نمودار ایک جوان
عباسیہ کی نسل سے کج فہم و بدگماں سکہ بزورِ تیغ کرے گا وہاں رواں
اک ضربِ ذوالفقار کی واں احتیاج ہے
پھر فوج میں نہ شاہ ہے نے تخت و تاج ہے

۴ ثانی یہ ہے نشانِ ظہورِ شہِ انام — نسلِ یزیدِ نحس سے، عثمان عنبسہ نام
قد پست، گربہ منظر و چشم سیاہ فام — مردِ چہار شانہ، زبون و نجس تمام
معروف ہوگا شام کے وہ انتظام میں
کردیں گے صبح مہدیِ دیں آکے شام میں

۵ سوم کسوفِ شمس، چہارم خسوفِ ماہ — یہ دونوں اک مہینے میں ہوں گے خدا گواہ
عاشورہ روزِ جمعہ کو ہوگا ظہورِ شاہ — اک ماہ طاق ان میں سے ہوگا کرو نگاہ!
یا سہ و یک میں یا کہ نہ و ہفت و پنج میں
ہوگا خزانہ دین کا دنیا کے گنج میں

۶ اور مکہ و مدینہ میں آئے گی فوجِ شام — سفیانیِ لعیں یہ انھیں دے گا حکمِ عام
ہاں خانۂ خدا کو کرو جا کے انہدام — ربِّ حرم زمیں سے کرے گا یہ تب کلام
لے جا فرو شتاب تو اس ساری فوج کو
اور کر نگاہ مہدیِ ہادی کے اوج کو

۷ لکھا ہے صبح روزِ ظہورِ شہِ انام — حکمِ خدا سے ہوگا علم شہ سے ہم کلام
مولا مرے نہیں ہے توقف کا یہ مقام — عباس کے لہو سے میں اب تک ہوں سرخ فام
اب تو ظہور اے شہِ ابرار کیجیے
آج انتقامِ خونِ علمدار لیجیے

۸ نکلے گی پھر غلاف سے یہ کہہ کے ذوالفقار — ہاں اے کشندۂ درِ خیبر کے وارثہ دار
بے کس حسینؑ کی تو مصیبت ہے آشکار — اب تک رہا تو شاہِ شہیداں کا سوگوار
فرما کے "یا علیؑ" مرے قبضے کو تھام لے
ہاں خونِ ابنِ فاطمہؑ کا انتقام لے

۹ جب کربلا میں قتل ہوا شاہ تشنہ کام — تب زیرِ عرش جمع فرشتے ہوئے تمام
اور عرش کی صدا آئی کہ مارا گیا امام — کھینچ اس کے قاتلوں پہ تو شمشیرِ انتقام
سبطِ نبیؐ کسی کا نہ تقصیر وار تھا
پیاسا تھا تین روز کا اور بے دیار تھا

۱۰ معبود نے گروہِ ملائک کو دی ندا — حاجت تمہارے کہنے کی اس امر میں ہے کیا
میں جانتا ہوں تھا مرا شبیرؑ بے خطا — پر انتقام میں ابھی تاخیر ہے روا
میں خوں بہا بھی دوں گا شہِ مشرقین کا
اور لوں گا انتقام بھی خونِ حسینؑ کا

۱۱ پھر حق نے ایک پردۂ قدرت کیا کشاد — کی اس طرف ملائکہ نے چشمِ اعتقاد
دیکھا، عیاں ہے نورِ امامانِ خوش نہاد — اور اک بشر نماز کی خاطر ہے ایستاد
سب نے کہا: یہ راز تو آیا نظر ہمیں
اس رازِ غیب سے مگر آگاہ کر ہمیں

۱۲ حق نے کہا: حسینؑ کے فرزند ہیں یہ سب — یہ مرد جو کھڑا ہے برائے نماز اب
خونِ حسینؑ سب سے کرے گا یہی طلب — قائم ہے اس کا نام، امامِ زماں لقب
ہے فخر کائنات کو اس نیک ذات سے
ہم ظالموں کو دیں گے سزا اس کے ہات سے

۱۳ سو، یا امام اب تمھیں کس کا ہے انتظار — قرآں سے یہ خبر ہے کہ صادق ہے کردگار
گو کربلا میں گرم تھا بازارِ کارزار — کھودا تھا میں نے پر علی اصغرؑ ہی کا مزار
اب قتل کافروں کو شہِ نیک خو کرو
اک بات جانتی ہوں کہ اک اک کو دو کرو

۱۴ مولا کہیں گے تیغ کے قبضے کو چوم چوم — اے تیغِ تیز تشنۂ خونِ گروہِ شوم
ہو لینے دے لعینوں کا تو جا بجا ہجوم — پھر اپنی حرب و ضرب کی تجھ کو سناؤں دھوم
کانوں میں غل ہے فاطمہ کے شور و شین کا
کیا میرے دل سے داغ مٹا ہے حسینؑ کا

۱۵ زہرا کا رونا ایک طرف سن اک اور حال — اب تک لحد میں روتا ہے خیر النساؑ کا لال
فرماتی ہیں شہیدوں سے با حسرت و ملال — اکبر ہوا جو قتل تو اٹھارواں تھا سال
اکبر کے درد سے نہیں شبیرؑ سوتے ہیں
پہلو بدل بدل کے لحد میں بھی روتے ہیں

۱۶ کیا مجھ کو حال بھول گیا اہلِ بیت کا   در در پھرے، اسیر ہوئے، وامصیبتا
اس ظلم کے قصاصؑ کی حد ہے نہ انتہا   ہاں اہلِ شام و کوفہ کو گر قتل کر لیا
کچھ خشک ہوں گے دیدۂ گریانِ فاطمہؑ
پھر عرشِ حق ہے اور سرِ عریانِ فاطمہؑ

۱۷ تا گرد فرشتے آئیں گے گردوں سے صف بصف   میکال و جبرئیل و سرافیل یکطرف
سب اسپِ ابلقی پہ عَلَم درمیاں بکف   پھر تو سوار ہوگا شہنشاہ باشرف!
فخر اپنا جان جان کے کارِ جناب کو
تھامیں گے بار بار فرشتے رکاب کو

۱۸ صبحِ ظہورِ مہدیِ ہادی پہ ہم نثار   جس کی بہار دیکھ کے قربان ہو بہار
دن نیک، وقت نیک، زہے بختِ روزگار   مژدے کہیں گے خضرؑ سے لبِ جان مستعار
ہوئے گا شور چار طرف نور نور ہے
ہاں، صاحب الزماںؑ کا جہاں میں ظہور ہے

۱۹ اس دم کے کیا شکوہ و تجمل کروں بیاں   سرخ و سفید رنگِ رخِ سیدِ زماں
مثلِ ستارہ خال رخِ راست پر عیاں   سن میں مثالِ خضر، مگر حسن میں جواں
پیدا یہ صاف ہوئے گا حسن و جمال سے
کم سن و سال ہے ابھی چالیس سال سے

۲۰ سرمایہ نور کا تو سرِ سرورِ غیورؑ   اور اس پہ کس شکوہ و تجمل سے تاجِ نور
پروانہ جس کے عکس کا ہوئے چراغِ طور   وقتِ ظہور قدرتِ اللہ کا ظہور
گاوِ زمیں کو تہلکہ رعب و جلال سے
خوبی کو فخر، حسن کو رونق جمال سے

۲۱ مابینِ ہر دو چشم رگِ ہاشمی بلند   مردمؑ کریں گے دیدۂ مردم کو واں سپند
وقتِ نظارہ چشم تجلی سے بہرہ مند   وہ چشم، وہ جمال، خدا کو تھا یہ پسند
ہر لحظہ حق کو ذوق تھا اس رخ کی سیر سے
پنہاں اسی لیے تو رکھا چشمِ غیر سے

۲۲ وصف دہانِ تنگ، بھلا کیا کرے زباں   وہ ہوگا مثلِ غیبتِ مولائے دوجہاں
موجود پر نگاہِ خلائق سے وہ نہاں   وصفِ دہن میں عقل کرے گی یہی بیاں
عینِ ظہور میں بھی دہن ہے چھپا ہوا
اک رازِ حق نہاں ہے اور اک راز وا ہوا

۲۳ اللہ رے خطِ پشتِ لبِ پاک کی بہار   گویا کہ خضر کا لبِ حیواں پہ ہے گذار
وصفِ خط و دہن میں جو کی فکر بے شمار   معنی و لفظ کی ہوئی تشبیہ آشکار!
خط نے عیاں کیا دہنِ غنچہ رنگ کو
تھی احتیاجِ حاشیہ اس متنِ تنگ کو

۲۴ اور قد کی راستی الفِ راست سے ہوا   نسبت پر اس سے ہے الفِ راستی کو کیا
اس قدِ پاک سے جو مشابہ الف بنا   حق نے کیا حروفِ تہجی کا پیشوا
اس اک الف سے ارض بھی ہے اور سما بھی ہے
دنیا کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے

۲۵ گیسو دلیلِ شرع کے دو لام لا کلام   رخ پر ہوا سے آ گئی گر زلفِ مشک فام
اس میں نمود یوں الفِ بینیِ امام   جس طرح لام میں ہے الف اور الف میں لام
یوں لائقِ درود شبیہِ امامؑ ہے
جس طرح سے نماز میں واجب سلام ہے

۲۶ پیرِ خرد کرے گا یہ اُس سینے کی ثنا   دیکھو خزینۂ گہرِ رازِ کبریا
کیا کیا خزانہ جمع ہے غیبت میں کیا ہوا   مہدیؑ کے بعد کوئی نہیں حجتِ خدا
جو کچھ ہے کارخانے میں پروردگار کے
وہ جمع سب ہے سینے میں اس نامدار کے

۲۷ ہاتھوں کو دیکھ دیکھ کے سب یہ کہیں گے بات   یہ ہاتھ وہ ہیں قبضے میں ہے جن کے کائنات
دنیا و دیں کو تھامے ہوئے ہیں یہ دونوں ہات   بیعت کرو تو ہاتھ لگے دولتِ نجات
ہاتھ آئے جس کا دستِ شہِ کائنات تک
پہنچے وہ ہاتھوں ہاتھ یداللہ کے ہاتھ تک

۲۸ قرآن و وحی و شرعِ نبی دینِ کبریا — یہ چار چیزیں ہوئیں گی چار آئینہ[۲۰] کی جا
اور تیغ شرحِ مصرعِ موزونِ لافتا — جوہر کو اس کے عقل کہے دیدۂ قضا

تعویذ حفظِ مومنِ خوش حال کے لیے
لیکن قضا کا جال وہ دجّال کے لیے

۲۹ اور پشتِ شاہِ دیں پہ پسر ہوگی یوں دھری — جیسے نبی کی پشت پہ مُہرِ پیمبری
اس رتبے میں ہے ختمِ رُسل سے برابری — اُن کو نبوّت، اِن کی امامت ہے آخری

مُہرِ امامت ان کی سپر لا کلام ہے
ہے مُہر اِس لیے کہ اِمامت تمام ہے

۳۰ لاویں گے پیش کش پئے سلطانِ انس و جاں — خورشید نیزہ، ماہ سپر، توسن آسماں
انجم زرہ دکھائیں گے، قوسِ قُزح کماں — ادنیٰ سا ایک جِلو میں نشاں دار کہکشاں

قُدسی[۲۱] کو دستِ راست پہ حکمِ اِلٰہ سے
اور دستِ چپ کو لشکرِ حق عزّ و جاہ سے

۳۱ یوں طعنہ زن ہلال پہ مولاؑ کی وہ رکاب — گو تو مرا جواب ہے پر میں ہوں لاجواب
تجھ کو کہاں حصول ہے پابوسیِ جناب — برحق زہے رکاب، زہے شاہِ کامیاب

پارس[۲۲] کو چشمِ قہر سے دیکھے تو سنگ ہو
پارس جو سنگ ہوئے تو پارس کا زنگ ہو

۳۲ ہوگا ندائے ہاتفِ غیبی کا پھر یہ شور — ہاں اب خراب ہوئے گی بنیادِ ظلم و زور
چشمِ یقیں منوّر و چشمِ غرور کور[۲۳] — اب محکمے میں دادطلب فیل سے ہے مور

دینِ نبی کو شرعِ خدا کو عروج ہے
حقّا کہ آج حجّتِ حق کا خروج ہے

۳۳ اعجازِ عیسوی مرے مولا دکھائیں گے — مرقد سے شیعیانِ علیؑ کو اٹھائیں گے
"قُم قُم" کہیں گے اور ہر اک کو جِلائیں گے — ہر قبرِ شیعہ پر یہ فرشتے سنائیں گے

مظلوم آج جمع ہیں فریاد کے لیے
اٹھو امامِ عصر کی امداد کے لیے

۳۴ اب ہے بیانِ شیخ مفید[۲۴] اس جگہ مفید — عصرِ ظہور میں ہے یہ افسانۂ جدید
دس دن کے بعد ہوئے گا دجّال بھی پدید — پہلے مُقیم ہوگا سرِ کوہ وہ پلید

اسباب و فوج جمع غرض کر کے کوہ پر
حملہ کرے گا پھر شہِ گردوں شکوہ پر

۳۵ یارو سنو اب آمدِ دجّالِ روسیاہ — سگ اس کی شکلِ نحس سے مُشتق[۲۵] خدا گواہ
ریشِ دراز جس میں شیاطین کو، پناہ — بینا جو ایک چشم تو اک چشم کور، واہ

گو کفر سب ملا تھا ازل میں یزید کو
باقی جو کچھ رہا سو ملا اس پلید کو

۳۶ ہے شبہ لامِ ظلم وہ گیسوئے پیچدار — عصیاں کا نون، ابروئے دجّالِ نابکار
اس لام اور نون میں یوں چشم آشکار — جوں درمیان لعن کی ہے عین برقرار

اس منہ پہ یہ غرور وہ اہلِ ستم کرے
جس پر کہ لعن خامۂ قدرت رقم کرے

۳۷ اور ہاتھ اس کے قوّتِ بازوئے ظلم و جبر — دل اس کا قبرِ جرم و گنہ سینہ لوحِ قبر
پُشتِ اُلاغ[۲۶] پر تو مکیں ہوئے گا وہ گبر — اور گرد اوں مطیع کہ جیسے ہجومِ ابر

گُفرے کا ایک نیزہ کفِ نابکار میں
طول اس کا ہوئے گا کئی فرسخ شمار میں

۳۸ دو کوہِ سحر[۲۷] ساتھ روانہ اِدھر اُدھر — اک کوہ مثلِ باغِ اِرم آئے گا نظر
نہریں رواں غذائیں لطیف اُن میں بیشتر — اور دوسرے میں عقرب و مار، آگ شعلہ ور

سب سے کہے گا قہر و کرم میرے ہاتھ ہے
دوزخ بھی میرے ساتھ جنّت بھی ساتھ ہے

۳۹ وہ منکرِ خدا یہ ندا دے گا برملا[۲۸] — طاعت مری کرو کہ میں تم سب کا ہوں خدا
آ آ کے لو بہشت کے میوے ہزارہا — ورنہ ہے عنقریب جہنّم کا سامنا

اکثر گرسنہ شخص فریب اس کا کھائیں گے
سب جائیں گے، غلامِ علیؑ کے نہ جائیں گے

۴۰ دجال کے خروج سے اک سال پیشتر — دنیا سے ہوئے گی برکت قطع سر بسر
برسے گا ایک قطرہ نہ مینہ کا زمیں پر — روئیدہ ہو گا ایک نہ برگِ گیاہِ تر
کچھ سحر پڑھ کے جب وہ کہے گا زبان سے
برسے گا مینہ بھی چار طرف آسمان سے

۴۱ مردے کرے گا سحر سے زندہ وہ اہلِ جور — اکثر مطیع ہوئیں گے یہ سحر کرکے غور !
جز مکہ و مدینہ و بیت المقدس اور — ہر شہر و دہ میں ہوئے گا اس کا ہی دور دور
اپنا مطیع دیکھ کے سارے زمانے کو
آئے گا پھر وہ کعبۂ حق کے گرانے کو

۴۲ جس دم قریب کعبے کے پہنچے گا وہ یہود — ہو گا فلک سے عیسیٰ مریم کا تب ورود
پیشِ امام آئیں گے پڑھتے ہوئے درود — باہم گلے ملیں گے تو ہو گا یہی نمود
عیسیٰ جو ہم کنارِ امامِ اُمم ہوا
اک اور آیہ مصحفِ ناطق سے ضم ہوا

۴۳ وقتِ نماز ہوئے گا پیدا جو ناگہاں — فرمائیں گے مسیح سے تب آخر الزماں
تم آگے ایستادہ ہو اے فخرِ آسماں — عیسیٰ کہیں گے یہ مرا مقدور ہے کہاں
یہ ارث تیرا، حصہ ترا، تیرا کام ہے
تو سب کا آج پیشِ نماز اے امام ہے

۴۴ پھر قبلہ رخ جو ہوں گے کھڑے شاہِ سرفراز — مومن صفیں درست کریں گے پئے نماز
عیسیٰ قریبِ پشتِ شہِ دیں بصد نیاز — سب کی نماز کے لیے در آسماں کے باز
سب کس رجوعِ قلب سے ہوں گے نیاز میں
ہم سب کو حق شریک کرے اس نماز میں

۴۵ بعد از فراغِ طاعتِ معبودِ کردگار — ہوں گے امام و عیسیٰ گردوں نشیں سوار
اور پیش و پس جلو محبانِ جاں نثار — آئیں گے سوئے لشکرِ دجالِ نابکار
پھر تو ہجومِ خوف میں یاں تک گھرے گا کفر
[illegible] چھپتا پھرے گا کفر

۴۶ فرمائے گا وہ لختِ دلِ شیرِ کبریا — کیوں غافلو، سمجھتے ہو دجال کو خدا ؟
اِس اعتقاد کی تمھیں دیتا ہوں اب سزا — دجالِ روسیاہ کو پھر دیں گے یہ ندا
اقبال اوج پر ہے جو تیرا تو کیا ہوا
اقبال کو جو قلب کیا "لا بقا" ہوا

۴۷ یہ کہہ کے اس پہ حملہ کریں گے شہِ انام — بھاگے گا کانپ کانپ کے دجالِ زشت فام
فرمائے گا زمیں سے خدا : ہاں تو اس کو تھام — پھر تو نہ چل سکے گا وہ ملعون ایک گام
آشفتہ عقل ہوئے گی اس روسیاہ کی
پہنچے گی سر پہ مثلِ اجل تیغ شاہ کی

۴۸ اپنی زباں میں جو نکالے گی ذوالفقار — اس دم زبانِ سحر چلے گی نہ زینہار
القصہ، کہہ کے "یا اسد اللہ" وہ نامدار — دجال پر لگائیں گے تیغِ اجل شعار
ہوئے گا ایک ضرب میں وہ بدگمان دو
گاوِ زمیں کہے گی کہ مجھ کو امان دو

۴۹ پھر شاہ زیرِ تیغ کریں گے وہ سب سپاہ — عیسیٰ کہیں گے "واہ عجب زور ہے یہ واہ"
پھر ہوں گے سوئے شام رواں شاہِ دیں پناہ — اس دم یہ مومنوں سے کہیں گے بہ اشک و آہ
ہے دل میں درد فاطمہ کے نورِ عین کا
اب چل کے انتقام لو خونِ حسین کا

۵۰ پہنچیں گے شام میں جو شہنشاہِ بحر و بر — یاد آئے گا حرم یہیں آئے تھے ننگے سر
لشکر کو لے کے آئے گا واں عتبہ کا پسر — ہوئیں گے شیعیانِ علی اس پہ حملہ ور
تائید سب پہ فاتحِ بدر و حنین کی !
ہنگامِ ضربِ تیغ صدا "یا حسین" کی !

۵۱ اُس فوج میں جو ہوئیں گے سرکش بڑے بڑے — جوں نقشِ پا زمیں پہ وہ ہوئیں گے پڑے
اُن غازیوں سے لشکرِ کفار کیا لڑے — جن کی کہ پشت پر ہوں امامِ زماں کھڑے
دل کھول کر جہاد نہ کیوں اہلِ دیں کریں
جب وقت ضرب حیدری دیں، آفریں کریں

۵۲ ناگاہ ذوالفقار کو دیویں گے جلوہ[۳۵] شاہ   بُرّش سے جس کی ہووے قلم رشتۂ نگاہ
مثلِ سپر ہراس میں اک ایک روسیاہ   ڈھونڈے گا آکے دوسرے کی پشت پر پناہ
تائیدِ حق یہ ہوگی شہِ نامدار کو
ماریں گے ایک حملہ تیں ستّر ہزار کو

۵۳ ستّر ہزار ہوں گے جہنّم کو جب رواں   روکیں گے ذوالفقار کو مولائے دوجہاں
آوازِ فاطمہؑ کی یہ آئے گی ناگہاں   کیوں تیغ کی نیام میں، اے فاطمہؑ کی جاں
پوچھو خدا سے حال مرے شور و شین کا
بدلہ نہیں ہوا ابھی خونِ حسینؑ کا

۵۴ اِن ظالموں میں حق کا شناسا نہیں کوئی   محبوبِ کبریا کا نواسا نہیں کوئی
اِن سب میں تین روز کا پیاسا نہیں کوئی   اصغر سا اِن میں طفل ذرا سا نہیں کوئی
گذرا یہ ظلم لاشے پہ کس بے گناہ کے
کاٹے ہیں ہاتھ سبطِ رسالت پناہ کے

۵۵ زہراؑ کی بیٹیاں پھریں بلوے میں دربدر   ان میں سے دختر آج ہے کس کی برہنہ سر
چالیس دن پھرا سرِ شبّیر نیزے پر   زنداں میں مرگئی مری پوتی بھی بے پدر
ٹکڑے کوئی تہہِ سُمِ توسن نہیں ہوا
گھوڑوں سے پائمال مرا نازنیں ہوا

۵۶ پیدا خدا کے عرش سے ہوئے گی یہ ندا   اب ہم قصاص لیویں گے خونِ حسینؑ کا
اللہ بھی حسینؑ کے اعدا سے ہے خفا   اب ہم ہیں اور عدل اور اس خوں کی سزا
منظور ہوئے گا جو یہ ربِّ غیور کو
اک دم میں پھونک دیں گے سرافیل صور کو

۵۷ قرآں سے یہ خبر ہے نمایاں علی العموم   ہوئے گی آمد آمدِ محشر کی جب کہ دھوم
شق ہوں گے آسماں، سیہ ہوئیں گے نجوم   باقی رہے گا طاقِ فریدوں نہ قصرِ روم
گردوں اڑے گا پنبۂ حلّاج کی طرح
قبروں سے شاہ نکلیں گے محتاج کی طرح

۵۸ اک دو کماں کے فاصلے سے ہوگا آفتاب   نقرے کی سب زمیں، قیامت یہ آب و تاب
حدّت[۳۷] سے اُس کی اہلِ قیامت کو اضطراب   اور پاس کچھ نہ ستر کو ہوگا بجز حجاب
اک شوقِ خلد میں، کوئی فکرِ جحیم میں
دل انبیاء کے عالمِ امّید و بیم میں

۵۹ پھونکیں گے صورِ[۳۸] حشر سرافیل تین بار   پہلی صدا میں ہوئے گا قبروں کو اضطرار
ہوویں گے مُردے نفخۂ ثانی میں آشکار   بارِ سوم میں آئیں گے محشر میں بے قرار
افسردہ دل کوئی کوئی خوش حال ہوئے گا
ہاتھوں میں سب کے نامۂ اعمال ہوئے گا

۶۰ جبریل ساتھ لے کے فرشتے کئی ہزار   نازل زمیں پہ ہوں گے بہ فرمانِ کردگار
اور ڈھونڈھیں گے جنابِ رسالت کا وہ مزار   فرمائیں گے زمیں سے کہ کر مجھ پہ آشکار
پوشیدہ کس مقام میں نورِ الٰہ ہے
تجھ میں کہاں مزارِ رسالت پناہ ہے

۶۱ اُس دم زمین عرض کرے گی یہ کانپ کر   غفّار نے کیا مجھے پوشیدہ اِس قدر
کچھ مدفنِ رسولِ خدا کی نہیں خبر   ناگاہ اک مقام پہ نور آئے گا نظر
جس میں کہ چاند سے بھی تجلّی دوچند ہے
وہ نور آسماں کی جانب بلند ہے

۶۲ جانیں گے جبرئیل نبیؐ کا ہے یہ مزار   روح الامیں وہاں یہ ندا دیں گے ایک بار
اے روحِ مصطفےٰؐ تنِ اقدس میں کر قرار   تب خاک سے وہ نورِ خدا ہوگا آشکار
جبریل کہہ کے حکم خدائے وَدُود کا!
اپنی طرف سے بھیجیں گے تحفہ دُرود کا!

۶۳ سن کر خبر ظہورِ قیامت کی مصطفاؐ   روئیں گے اور پوچھیں گے پہلے یہ ماجرا
جبریل بے حواس ہوں میں، جلد تو بتا   منظورِ حق کو ہے مری اُمّت کے حق میں کیا
ہم تو خدا کے فضل سے فردوس پائیں گے
کہہ دے کہ کلمہ گو بھی مرے بخشے جائیں گے؟

۶۴ روح الامیں کہیں گے، نہ ہوں آپ بے قرار — جس کو کہو گے تم اسے بخشے گا کردگار
تم کو بھی اختیار، علیؑ کو بھی اختیار — امّت پہ تم نے اپنے نواسے کیے نثار
اِس دم بزیرِ عرش جو فریاد و داد ہے
کیا کیا ترے حسینؑ کے خالق کو یاد ہے

۶۵ خوش خوش براقِ خلد پہ ہوں گے نبی سوار — اور آئیں گے نجف میں بصد حشمت و وقار
مرقد سے اپنے ہوں گے عیاں شیرِ کردگار — ہمرہ نبی کے حشر میں ہوویں گے آشکار
قرباں نبی کے، صدقے امامِ غیور کے
پہلوے عرش بیٹھیں گے منبر پہ نور کے

۶۶ اللہ رے بادشاہِ حقیقی کا بندوبست — تر دامنوں کی سایۂ خورشید میں نشست
خاموش ایک جا پہ زبردست و زیردست — گم کردہ عقل ہوئیں گے ہشیار اور مست
رتبہ ہے کیا وہاں کسی سلطاں کے واسطے
طولِ حساب ہوگا سلیماںؑ کے واسطے

۶۷ اکثر فقیر ہوں گے وہاں قدر میں امیر — اکثر امیر ہوں گے وہاں قدر میں فقیر
جس دم فرشتے ہوئیں گے مصروفِ دار و گیر — اس دم چلے گا زور جواں کا نہ آہِ پیر
میزاں میں وزن ہوں گے خطا و ثواب کے
اہلِ گنہ کے گرد فرشتے عذاب کے

۶۸ خورشیدِ حشر کا تو بہت قرب ہوگا آہ! — اور سایہ کچھ نہ ہوئے گا، اللہ کی پناہ
شاہوں کے چترِ زر، نہ فقیروں کی وال کلاہ — گریاں ہر ایک چشم، پریشاں ہر اک نگاہ
رویا ہے جو حسین علیہ السلام کو
ہنستا ہوا اٹھے گا وہ روزِ قیام کو

۶۹ پیدا خدا کے عرش سے ہوئے گی یہ ندا — لاؤ ہمارے واسطے لائے ہو تحفہ کیا
اکثر کہیں گے، ہم ہیں تہی دست اے خدا — بعضے کہیں گے لائے ہیں ہم زہد و اتقا
مومن کہیں گے الفتِ آلِ رسول ہے
آواز آئے گی ہاں ہدیہ قبول ہے

۷۰ بعد اس کے اہلِ حشر سے فرمائے گا اِلٰہ — آئے ہمارے سامنے، ہے کوئی داد خواہ؟ ؎
دنیا میں جس کو جس نے ستایا ہے بے گناہ — وہ اس کا نام لے کے بڑھے گا بہ اشک و آہ
آئے گا زیرِ عرشِ بریں داد کے لیے!
اور دونوں ہاتھ اُٹھے ہوئے فریاد کے لیے

۷۱ ہر ایک داد خواہ سے پوچھے گا کبریا — مظلوم تم میں ہے کوئی میرے حسینؑ سا
سب متفق کہیں گے، نہیں کوئی اے خدا — پہنچے گا تب یہ حکم کہ ٹھہرو ابھی ذرا
مجھ کو قسم ہے اپنے ہی جاہ و جلال کی
میں پہلے داد دوں گا محمدؐ کے لال کی

۷۲ پوچھے گا تب فرشتوں سے معبودِ عالمیں — سب ہیں بزیرِ عرش، مری فاطمہؑ نہیں
کیا یاں بھی سدِّ راہ ہیں اس کے عدوِّ دیں — پہلو کے درد سے نہیں آسکتی وہ حزیں
کیا ظالموں کے ظلم سے اب بھی کراہتی ہے؟
زہرا مزار سے نہیں باہر نکلتی ہے؟

۷۳ کہہ دو مری حبیبہ سے پیغام یہ مرا — خاتونِ حشر معرکۂ حشر میں اب آ!
کس کی مجال اب جو ستائے تجھے بھلا — شوہر کا تیرے کوئی نہ باندھے گا اب گلا
جب تک نہ فیصلہ ہو ترا حق کی ذات سے
تو چھوڑیو نہ عرش مرا اپنے ہاتھ سے

۷۴ تا گرد زمینِ حشر کی ہووے گی سرد تر — ہو جائے گی فرو شررِ آتشِ سقر
چرچا یہ ہوگا اہلِ قیامت میں یک دگر — کس عاشقِ خدا کا ہے اب حشر میں گذر
اِس وقت آفتابِ قیامت بھی سرد ہے
آمد یہ جس کی ہے وہ رحیمی میں فرد ہے

۷۵ پھر تو نمود ہوں گی وہاں حوریں بے حساب — گیسو کشادہ، خاک بسر اور بے نقاب
اور صف بصف پکاریں گی با دیدۂ پُر آب — ہاں، اہلِ حشر بند کرو آنکھ کو شتاب
بنتِ رسولؐ صاحبِ تطہیر آتی ہے
خاتونِ حشر مادرِ شبیر آتی ہے

؎ یہاں سے دس بند میرے قلمی مرثیہ میں مرزا دبیر کے ہاتھ سے لکھے ہوئے ہیں۔

۷۶ سب عورتیں کریں گی خدا سے یہ التجا　کیا ہم بھی آنکھیں بند کریں اپنی، اے خدا؟
روپوشیِ بتول کا ہم سے سبب ہے کیا؟　تب آئے گی ندا یہ ہے اسرارِ کبریا
اس حال سے بتول سوئے عرش آئے گی
تم سے وہ شکلِ فاطمہؑ دیکھی نہ جائے گی

۷۷ خونِ حسینؑ چہرے پہ زہراؑ نے ہے ملا　ہے گیسوؤں پہ خاکِ بیابانِ کربلا
ننھا سا لاشہ گود میں محسن کا ہے دھرا　اور ہے شکم شگافتہ بچے کی لاش کا
ہر دم لہو گلے سے وہ بچہ اُگلتا ہے
پہلو کے درد سے نہیں لاشا سنبھلتا ہے

۷۸ آنکھیں کریں گے بند زن و مرد جب تمام　ہوگا نمود فاطمہؑ کا ناقہ خوش خرام
حور و ملک جلو میں ہزاروں بہ احترام　حوروں کے بعد مریم و حوّا کا اہتمام
آلودہ ہوگی فاطمہ کی شکل خاک سے
روشن زمینِ حشر مگر روئے پاک سے

۷۹ طولانی اک رِدا سرِ زہراؑ پہ آشکار　لپٹے ہر ایک گوشے سے لاکھوں گناہ گار
ان عاصیوں کو حوریں ہٹاویں گی بار بار　فرمائے گی بتول میں ہوتی ہوں شرمسار
یہ لوگ ہاتھوں سے جو ردا کو سنبھالے ہیں
حورو، مرے حسینؑ کے یہ رونے والے ہیں

۸۰ کاندھوں پہ سبز و سرخ ہر اک لال کی قبا　اک ہاتھ پر عیاں دُرِ دندانِ مصطفےٰؐ
اور ایک پر عمامہ پُر خونِ مرتضےٰؑ　نقدِ نجاتِ خلق اِس اسباب کی بہا
بازارِ حشر گرم ہر اک آہِ سرد سے
اک دم میں سو غش آئیں گے پہلو کے درد سے

۸۱ خاموش، کچھ سخن نہ کسی سے نہ کچھ مقالؐ　اور بات بھی کریں گی تو یہ "ہائے مرے لال!"
نزدیکِ عرش پہنچے گی جس دم وہ خستہ حال　ہوئے گا انبیاء کو یہ فرمانِ ذوالجلال
زہرا سے افتخار ہے میری خدائی کو
سب جاؤ میری فاطمہؑ کی پیشوائی کو

۸۲ زہرا کی پیشوائی کو آئیں گے انبیاءؑ　ناقے سے فاطمہ کو اتاریں گے مصطفےٰؐ
لائیں گے اس شکوہ سے تا عرشِ کبریا　پہلو کا درد ہوئے گا اس ہرج* سے سوا
پونچھیں گے مصطفےٰؐ عرقِ روئے فاطمہؑ
آ کر خدیجہ تھامے گی پہلوئے فاطمہؑ

۸۳ مشکل سے ہوگا فاطمہؑ کا عرش تک گذر　ہاتھوں ہی ہاتھ لائیں گی حوریں سنبھال کر
پھر تو خدا کا عرش ہے اور فاطمہؑ کا سر　واں کھول دیں گی اور بھی گیسو وہ سربسر
ٹکرائیں گی جو عرش سے ماتھے کو زور سے
رونے لگیں گے عرش کے حامل بھی شور سے

۸۴ فریاد پھر کرے گی، الٰہی! دُہائی ہے　گردوں ستائی آئی ہے بے چاری آئی ہے
میری کمائی خاک میں ساری ملائی ہے　دو بار آگ بھی مرے گھر کو لگائی ہے
خنجر کہاں ستم کا، کہاں حنجرِ حسینؑ
ہفتاد ضربِ تیغ سے کاٹا سرِ حسینؑ

۸۵ پہلو کا میرے دیکھ شگاف اے مرے الٰہ　حاضر ہے لاش گود میں محسن کی، کر نگاہ
روداد پر حسینؑ کی سب سے سوا ہے، آہ　بے کس تھا، بے وطن تھا، مسافر تھا، بے گناہ
مارا ہے پیاسا شمرِ ستم گر سے پوچھ لے!
منکر جو شمر ہوئے تو خنجر سے پوچھ لے!

۸۶ سر تو کیا تھا میرے پسر نے فدائے رب　پھر لاش پائمال جو کی اس کا کیا سبب؟
پھر لوٹا اہلِ بیت کو یہ اور ہے غضب　آلِ نبیؐ کا کرتی ہے امت یہی ادب؟
ناوک سے بے زبانیِ اصغر کا حال پوچھ
نیزے سے زخمِ سینۂ اکبر کا حال پوچھ

۸۷ فرزند کو خلیلؑ جو کرنے لگا فدا　جنت سے دُنبہ بھیج دیا تو نے اے خدا
اور مرتبہ ذبیح کو قربانی کا ملا!　قابل نہ ایک دنبے کے میرا حسینؑ تھا
واحسرتا جو شیرِ الٰہی کا لال ہو
وہ مثلِ گوسفند چھُری سے حلال ہو

*قلمی نسخے میں ہرج لکھا ہے اور مطبوعہ میں "حرج" یا جرح

۸۸ ہے قتل پر حسینؑ کے سارا جہاں گواہ   خنجر گواہ، تیر گواہ اور سناں گواہ
تنہائی پر زمیں گواہ آسماں گواہ!   اور اس کی پیاس پر ہے اسی کی زباں گواہ
تو پوچھ کربلا سے مسافر کے حال کو
چہلم تلک نہ قبر ملی میرے لال کو

۸۹ یہ حال جب کہے گی بتولِ شکستہ حال   طیش و جلال و قہر میں آئے گا ذوالجلال
ہے ابتدائے ظلم جو محسنؑ کا انتقال   پہلے یہی مقدمہ ہووے گا انفصال
قہرِ خدا کو دیکھ کے سب خلق روئے گی
نیکوں کو پاس اپنی شفاعت سے ہوئے گی

۹۰ آئے گا تازیانۂ آتش پھر ایک بار   ہوں جس کی ایک ضرب میں صد پاش کوہسار
فرمائے گا موکّلِ دوزخ سے کردگار   لا، دشمنِ بتول کو یہ تازیانہ مار
حاضر جو وہ عدوِ جفاکار ہوئے گا
زنجیرِ آتشیں میں گرفتار ہوئے گا

۹۱ ظالم پہ تازیانہ لگے گا جو آگ کا   وہ بے حیا پکارے گا میری خطا ہے کیا
قہّار آ کے قہر میں دے گا اُسے ندا   زہراؑ کے تازیانہ لگانے کی ہے سزا
ظاہر نشان ضرب کا بعد از وفات ہے
اب تک خمیدہ فاطمہؑ زہرا کا ہات ہے

۹۲ تب اہلِ حشر زانوؤں کے بل گریں گے واں   بعضے کہیں گے اَلحذر اور بعضے اَلاَماں
ہوئے گی گردِ آتشِ دوزخ شرر فشاں   جبریل مصطفےؐ سے کریں گے یہی بیاں
کس کو پناہ قہرِ غفور الرّحیم سے
اب نیک و بد جلیں گے شرارِ جحیم سے

۹۳ جبریل سے کہیں گے نبیؐ کچھ نہ خوف کھاؤ   جاؤ مرے حسینؑ کو تم کربلا سے لاؤ
کہنا تمہارا نانا بلاتا ہے جلد آؤ   معبود قہر میں ہے گنہگاروں کو بچاؤ
فریاد کر کے فاطمہؑ اب ہاتھ ملتی ہے
امت تمہارے نانا کی دوزخ میں جلتی ہے

۹۴ اصغرؑ کی لاش ننھی سی ہاتھوں پہ رکھ کے لاؤ   زخمی کلیجہ بیٹے کا اللہ کو دکھاؤ
بے سر شہیدوں کو بھی ذرا حشر میں لے آؤ   سوکھی زباں سفارشِ امت میں اب ہلاؤ
جب اپنے دونوں ہاتھ کٹے تم اٹھاؤ گے
اک دم میں عاصیوں کو ابھی بخشواؤ گے

۹۵ جبریل ذوالجناح کو جنت سے لائیں گے   پُر نور زین، سازِ زبرجد لگائیں گے
یاقوتِ خلد کی اسے ہیکل پنہائیں گے   شیعوں کو یہ نوید فرشتے سنائیں گے
اب کربلا سے آتا ہے پیارا بتول کا
توسن چلا ہے راکبِ دوشِ رسولؐ کا

۹۶ جبریل کربلا کی طرف ہوئیں گے رواں   ہمراہ ہوں گے لاکھ ملائک بہ عزّ و شاں
قبرِ حسینؑ پر جو گذر ہوگا ناگہاں   جبریل بوسہ دے کے کریں گے یہی بیاں
شیعہ تمہارے خوفِ جہنم سے روتے ہیں
اُمّت پہ قہر آتا ہے اور آپ سوتے ہیں

۹۷ مولا، اٹھو اٹھو کہ نبی نے کیا ہے یاد   خود ننگے سر وہ عرش کے نیچے ہیں ایستاد
ہے بے قراری آپ کی اماں کو بھی زیاد   اس وقت قہر و طیش میں ہے خالقِ عباد
بیٹے کو باپ بھولا ہے اور بیٹا باپ کو
پر ڈھونڈتے ہیں سارے گنہگار آپ کو

۹۸ آواز دیں گے قبر سے مولا کہ میں چلا   نکلیں گے پھر لحد سے شہنشاہِ کربلا
ہوں گے جلو میں سب شُہدا غم کے مبتلا   اور پشت پر لٹا ہوا رانڈوں کا قافلہ
حُرؑ ہاتھ میں رکابِ امامِ اُمم لیے
اور آگے آگے پیاسوں کا سقا علم لیے

۹۹ کیا حشر میں ورودِ شہِ دیں کروں بیاں   بے سر شہید گرد، لباس ان کے خوں فشاں
فوّارے خوں کے چار طرف زخموں سے رواں   اور دستِ جبرئیل میں رہوار کی عناں
پُر خوں چہرہ نورِ خدا سے بھرا ہوا
اور سر پہ شہ کے تاجِ شفاعت دھرا ہوا

۱۰۰ پیشِ سپاہ شاہِ علم دارِ باوفا　　اس وقت بھی ملال خجالت میں مبتلا
اکبر سے یہ کہیں گے کہ پیارے کروں میں کیا　　محشر میں آج ہوگا سکینہ کا سامنا
کھودے کنویں بھی مشک اٹھائی سکینہ کی
سب کچھ کیا، نہ پیاس بجھائی سکینہ کی

۱۰۱ اور بعدِ فوج ہوئے گی خیرُ النساکی آل　　زینب کا چہرہ خوں سے اکبر کے سارالال
کلثوم بھی بکھیرے ہوئے گیسوؤں کے بال　　مشکیزہ تھامے زوجۂ عباسِ خوش خصال
بانو کے دونوں ہاتھوں پہ میت سکینہ کی
چھاتی پھٹے گی دیکھ کے شاہِ مدینہ کی

۱۰۲ ہر وقت سوئے عرش وہ میت اٹھا اٹھا　　میت کا خوں بھرا ہوا کرتا دکھا دکھا
بانو پکارے گی کہ دہائی ہے اے خدا　　بچی مری یہ تین برس کی تھی بے خطا
کھا کر طمانچہ شمر کا بے دم ہوئی ہے یہ!
چھوٹے سے سن میں شمر کے ڈر سے موئی ہے یہ

۱۰۳ رنڈ سالہ پہنے بیوۂ قاسم بھی نوحہ گر　　اک ہاتھ پر تو دولھا کا سہرا لہو میں تر
اور دوسرے پہ قاسم گلگلوں قبا کا سر　　وہ سر دکھا کے حق سے کہے گی یہ پیٹ کر
فریاد، قتل دولھا مرا بے خطا ہوا!
پایا ہے میں ستے مہر میں یہ سر کٹا ہوا!

۱۰۴ پہنچے گا زیرِ عرش غرض جب یہ کارواں　　آئے گا اک فرشتہ قریبِ شہِ زماں
سونپے گا شہ کو کاغذِ محضر وہ لاکے واں　　ہوئے گی مہرِ پنجتن اس نامہ پر عیاں
خوش ہوں گے شاہ بخششِ امت کے واسطے
یعنی سند ملی یہ شفاعت کے واسطے

۱۰۵ آئیں گے پیشوائی شبیر کو رسولؐ　　مظلومِ کربلا سے لپٹ جائیں گی بتولؑ
پھر عرشِ حق سے ہوگا اس آواز کا نزول　　تجھ پر سلام، اے شہِ مظلوم و دل ملول
اب فرض تیری دادرسی ہے الٰہ پر
تجھ کو حسینؑ قتل کیا کس گناہ پر

۱۰۶ سبطِ نبیؐ کہیں گے: فدا تجھ پہ اے الٰہ　　یہ بندۂ ذلیل ہوا قتل بے گناہ
میں سب کا خیر خواہ تھا، تو ہے مرا گواہ　　پر کیا مزا ملا ہے شہادت کا مجھ کو، واہ
یارب جو لاکھ بار کرے زندہ تو مجھے
ہر بار سر کٹانے کی ہو آرزو مجھے

۱۰۷ پھر رکھ کے اپنے ہاتھوں پہ اصغر کی لاش آہ　　اور قتل نامہ اپنا دکھا کر کہیں گے شاہ
میں نے جو عمر کی تھی شہادت پہ اے الٰہ　　سو کربلا میں جاکے ہوا قتل بے گناہ
اب تو بھی اپنا وعدہ وفا کر حسینؑ سے
بالکل ادا ہوں آج میں امت کے دین سے

۱۰۸ گر میرا خوں بہا تو بہا، کچھ نہیں گلا　　امت کو بخش دے یہی میرا خوں بہا
محسن کا واسطہ، علی اصغر کا واسطہ　　اس دم ملائکہ سے یہ فرمائے گا خدا
ہے آج اختیارِ شفاعت حسینؑ کو
دے دو کلید دوزخ و جنت حسینؑ کو

۱۰۹ فرمانِ کردگار جو یہ پائیں گے حسینؑ　　آتش کو سب کے گرد سے سرکائیں گے حسینؑ
اپنے ہر اک غلام کو بخشائیں گے حسینؑ　　ایک ایک کو بہشت میں لے جائیں گے حسینؑ
دیکھو تو ابنِ فاطمہؑ کے فیضِ عام کو
اعلیٰ بہشت بخشیں گے ادنیٰ غلام کو

۱۱۰ بس اے دبیر قصۂ محشر ہے بے شمار　　اور ماتمِ حسینؑ سے محشر ہے آشکار
ہاتھ اپنے کر بلند سوئے عرشِ کردگار　　اور کہہ کہ اے خدا تری رحمت پہ میں نثار
سب مومنوں کا حشر شہِ دیں کے ساتھ ہو
اور آستینِ دستِ حسینؑ ان کے ہاتھ ہو

تمت تمام شد ماہ ربیع الاول بتاریخ سیوم ۱۲۴۸ھ
مقابلہ شد　　ص